حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ

(اور تم سارے نمازوں کی حفاظت کرو)

ابھی تک بات بندوں کے حقوق کی یعنی نکاح، طلاق، عورتوں کے حقوق، بچوں کے حقوق، احسان اور فضل کی باتیں ہو رہی تھی اب رخ اللہ کے حقوق کی طرف پھیرا گیا۔ اکثر جھگڑے یا خاندانی معاملات کے دوران انسان اللہ کا حق دینا بھول جاتا ہے۔ اسلیے ان معاملات میں ہی پڑ کر نہ رہو بلکہ اپنے نمازوں کی بھی فکر کرو۔ اور صرف بندوں کے حقوق کا ہی خیال نہ کرو بلکہ اللہ کے حقوق کا بھی خیال کرو۔

یہ 5 اوقات کی نمازیں بھی اللہ کا بڑا احسان ہے۔ جب بندوں کے درمیان لڑائی جھگڑے چل رہے ہوتے ہیں کہ بیچ میں نماز کا وقت آجاتا ہے پھر بندے جھگڑے ختم کرکے نماز ادا کرتے ہیں۔ اس میں آدھے سے زیادہ مسئلے حل ہوجاتے ہیں ورنہ جھگڑے کبھی ختم ہی نہ ہو۔

یاد رکھیے! جب تک اللہ کا خوف دل میں نہ ہو، اللہ سے تعلق مضبوط نہ ہو تو انسان بندوں کے حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ جس کے اندر اللہ کا خوف ہوگا وہ سب سے زیادہ نماز کی حفاظت کرنے والا ہوگا۔

بہرحال پچھلی آیتوں میں طلاق، بیوہ اور عدت کے مسئلے کے بعد اب یہاں دو آیات نماز کے متعلق آئے ہیں پھر دوبارہ طلاق اور عدت کے بارے میں احکام بیان ہونگے۔ بیچ میں یہاں جملہ معترضہ کے طور پر نمازوں کے بارے میں دو آیتیں آئی ہیں۔

نمازوں کی حفاظت: جنتیوں کی جو صفات قرآن میں بیان کی گئی اس میں ایک صفت **المؤمنون: 9، 34**

"اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں"۔

1> نمازیں وقت پر پڑھنا

النساء: 103 "... بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے"۔

بخاری: - ابن مسعودؓ نے فرمایا: میں نے نبیؐ سے پوچھا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟" آپؐ نے فرمایا: "اپنے وقت پر نماز پڑھنا"۔ پھر پوچھا: "اسکے بعد؟" فرمایا: "والدین کے ساتھ نیک معاملہ کرنا"۔ پھر پوچھا: "اسکے بعد؟" آپؐ نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔

2> طہارت - پاکی اور وضو کرنا۔ 3> قبلہ رخ نماز ادا کرنا۔

4> نماز میں قیام، رکوع، سجود صحیح طور پر کرنا - نماز کے تمام ارکان اور واجبات کی صحیح ادائیگی۔

5> باجماعت نماز ادا کرنا (مردوں کے لیے)۔

وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰى

(اور [خاص طور پر] درمیانی نماز کی [حفاظت کرو])

الْوُسْطٰى ← درمیانی، سب سے افضل (فُعْلٰى کے وزن پر اسم التفضیل ہے یعنی اوسط سے وُسْطٰى ہے جو مؤنث کا صیغہ ہے۔ جیسے اسماءِ حُسنٰی چونکہ اسماء جمع مکسر ہونے کی وجہ سے حُسنٰی مؤنث ہے اسی طرح **الصَّلٰوۃ** مؤنث کی وجہ سے **الْوُسْطٰى** مؤنث ہے۔)

بعض نے **الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰى** سے مراد درمیانی (بیچ والی) نماز اور بعض نے اس سے مراد بہترین نماز لیا ہے۔ اور دونوں معنی مراد لیے جاسکتے ہیں۔

درمیانی یا افضل نماز سے کونسی نماز مراد ہے اس پر مختلف اقوال ہیں۔ کسی نے فجر / ظہر / مغرب اور کسی نے عصر کی نماز مراد لیا ہے۔ بہرحال۔ جمہور نے کہا اس سے مراد عصر کی نماز ہے اسکا قول قوی ہے کیونکہ اسکی دلیل حدیثوں سے بھی ملتی ہے۔

ترمذی (حسن): - آپؐ نے فرمایا: نماز وسطی نماز عصر ہے۔

بخاری: - غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر رسولؐ نے (مشرکین کو) یہ بددعا دی کہ "اے اللہ! ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ انھوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطی (عصر کی نماز) نہیں پڑھنے دی"۔ (یہ آپؐ نے اس وقت فرمایا) جب سورج غروب ہو چکا تھا۔ اور عصر کی نماز قضاء ہوگئی تھی۔

ان حدیثوں سے واضح ہوا کہ صلاۃ وسطی عصر کی نماز ہے۔ حدیثوں میں خاص طور پر عصر کی نماز کی تاکید اسلیے فرمائی کہ اس وقت اکثر لوگ دنیا کے کاموں میں زیادہ مشغول رہتے ہیں اور نماز سے غافل ہوجاتے ہیں۔ عصر کی نماز کی اہمیت کے بارے میں کئی حدیثیں بھی آتی ہیں۔

بخاری: - آپؐ نے فرمایا: جسکی عصر کی نماز چھوٹ گئی گویا اسکا گھر اور مال سب لٹ گیا"۔

بخاری: - نبیؐ نے فرمایا: فرشتے آگے پیچھے زمین پر آتے جاتے رہتے ہیں۔ کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے۔ اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تمہارے یہاں رات میں رہے، اللہ کے پاس جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا۔ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انھیں چھوڑا تو وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔ اور اسی طرح جب ہم ان کے یہاں گئے تھے، تب وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

بخاری: - نبیؐ نے فرمایا: جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں (وقت پر) پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(فجر کی نماز سورج نکلنے اور اسکے بلند ہونے سے پہلے ہوتی ہے تو اس وقت ماحول کے اندر ٹھنڈک ہوتی ہے۔ اور عصر کی نماز کو ٹھنڈی نماز اسلیے کہا گیا کہ ظہر کے وقت سورج کی جو شدت ہوتی ہے وہ کم ہوجاتی ہے)

اسی طرح اور بھی کئی حدیثیں آئی ہیں جس میں عصر کی نماز کی اہمیت بیان کی گئی ہیں۔ ویسے اس آیت میں کہا گیا کہ سارے نمازوں کی حفاظت کرو تو اس میں عصر کی نماز بھی شامل تھی لیکن اسکا الگ سے ذکر کرکے اسکی اہمیت بتائی گئی۔ اسلیے عصر کی نماز میں غفلت نہ کرے۔ عصر کی نماز چونکہ دن کے اختتام کا وقت ہوتا ہے تو انسان کوئی کاروبار کرتا ہے یا کام سے لوٹتا ہے تو جلدی گھر پہنچنے کے چکر میں رہتا ہے۔ سوچتا ہے گھر جاکر پڑھ لوں گا۔ کبھی کبھار ٹرافیک وغیرہ میں ایسا پھنستا ہے کہ مغرب کے وقت گھر پہنچ جاتا ہے۔ پہلے زمانے میں جب بجلی نہیں تھی تو لوگ اندھیرا ہونے سے پہلے پہلے سارے کام نپٹانے میں مصروف ہوجاتے تھے۔ وہ سارے کام نپٹاتے نپٹاتے عصر کی نماز کا وقت ختم ہوجاتا۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

(اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے بن کر کھڑے ہو) / (اور اللہ کے لیے فرماں بردار ہوکر کھڑے رہو یعنی ہر کام میں اللہ کی فرماں برداری کرو)

اور اللہ کے سامنے فرماں بردار بن کر کھڑے ہوجاؤ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نماز میں قیام اہم ترین حصہ ہے۔ نماز قائم ہی قیام سے ہوتی ہے۔ نماز کھڑے ہوکر پڑھنا ہے۔ ہاں! اگر کوئی ایسا بیمار ہے کہ کھڑا نہیں ہوسکتا تو اور بات ہے۔ اور چھوٹے موٹے عذر پیش کرکے بیٹھ کر نماز نہ پڑھے۔ **بخاری:** "... کھڑے ہوکر نماز پڑھنا افضل ہے لیکن اگر کوئی بیٹھکر نماز پڑھے تو کھڑے ہوکر پڑھنے والے سے اسے آدھا ثواب ملے گا۔ اور لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھکر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملے گا"۔ استطاعت کے باوجود بیٹھکر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی نوافل یا سنتیں بھی استطاعت کے باوجود بیٹھکر پڑھتا ہے تو اسے بھی آدھا ثواب ملے گا۔ ہاں! اگر کھڑے رہنے کی استطاعت نہیں ہے تو وہ بیٹھکر نماز پڑھ سکتا ہے۔ **بخاری:** - عمرانؓ بن حصین نے فرمایا: مجھے بواسیر (Piles) کی تکلیف تھی۔ نبیؐ نے فرمایا: کھڑے ہوکر نماز ادا کرو۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھکر۔ اگر بیٹھکر ادا کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر (نماز ادا کرو)"

ابوداؤد: - جب نبیؐ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم بھاری ہوگیا تو آپ نے جائے نماز کے قریب ایک ستون تیار کرایا۔ جس پر آپؐ (نماز کے دوران) ٹیک لگاتے تھے۔

مسلم: - نبیؐ رات کا بڑا حصہ کھڑے ہوکر نوافل ادا کرتے اور کبھی بیٹھکر۔ جب قراءت کھڑے ہوکر فرماتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے اور جب بیٹھکر قراءت فرماتے تو اسی حالت میں رکوع بھی فرماتے۔

بخاری: - اور کبھی آپؐ بیٹھکر قراءت فرماتے۔ جب قراءت سے تیس یا چالیس آیات باقی ہوتیں تو آپؐ کھڑے ہوکر انکی تلاوت فرماتے، پھر (حالتِ قیام سے) رکوع میں چلے جاتے، دوسری رکعت میں بھی آپؐ کا یہی معمول ہوتا۔

ان حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا لازم ہے۔ الا یہ کہ واقعی کوئی عذر ہو۔ اور کھڑے نہیں ہوسکتے تو دیوار کو ٹیک لگاکر کسی سہارے سے کھڑے ہوسکتے ہیں۔ اور اگر گھٹنوں کا درد، جھکنے میں بہت تکلیف ہے، یا کمر وغیرہ کی شدید تکلیف ہے تو بیٹھکر بھی نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اور صرف کھڑے رہنے کی ہی یہاں بات نہیں کی گئی بلکہ کہا گیا **قٰنِتِيْنَ** بن کر کھڑے ہو۔

بعض علماء نے کہا **قٰنِتِيْنَ** سے مراد فرماں برداری نہیں ہے۔ بلکہ نماز کا قیام مراد ہے یعنی نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرو۔ چونکہ نماز افضل عبادت ہے اور اسکی فضیلت انسان کے خشوع سے کم زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ جتنا انسان خشوع کے ساتھ نماز ادا کریگا اتنا اسکا ثواب بڑھتا رہے گا۔ نماز کا اصل ہی خشوع ہے۔ نماز انسان کے اندر عاجزی پیدا کرتی ہے۔ نماز میں انسان سب سے بڑے کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ انسان ادب واحترام سے جھکتا ہے۔ بہرحال

خشوع دل میں بھی ہوتا ہے اور عمل میں بھی ہوتا ہے۔ دل کا خشوع یہ ہے کہ انسان جب بھی نماز پڑھے تو اسکا دل پوری طرح اللہ کی طرف مائل ہو۔ دل میں دنیا کے خیالات نہ ہو۔ **بخاری:** "... جس نے دو رکعت نماز اسطرح پڑھی کہ اس نے دل میں کسی قسم کے خیالات اور وسوسے سے گزرنے نہیں دیئے تو اسکے اگلے گناہ معاف کردیئے جائینگے"۔

یعنی اسکی پوری توجہ اسکے اعمال اور اقوال پر ہو تو یہ خشوع ہوگا۔ اکثر لوگ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن خشوع کے ساتھ بہت ہی کم لوگ پڑھتے ہیں۔ کیونکہ خود بھی کوشش نہیں کرتے۔ دل تو دل جسم بھی نماز کے وقت حرکت کر رہا ہوتا ہے۔ کوئی دوپٹہ صحیح کر رہا تو کوئی ٹوپی اور کوئی جائے نماز۔ کبھی کوئی کھجا رہا ہے، کوئی نگاہیں یہاں وہاں کرکے کسی کے کپڑے دیکھ رہا ہے اور کبھی کچھ اور۔ اسی لیے نماز میں سجدے کی جگہ دیکھنے کہا گیا۔

بخاری: عائشہؓ نے آپؐ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا "یہ تو ڈاکہ ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے"۔

کیونکہ دل میں خشوع نہیں ہے اسلیے جسم میں بھی خشوع نہیں ہوتا۔ اسلیے نماز میں خشوع پیدا کرنے کے لیے کوشش کرے۔ چند چیزیں خشوع لانے کے لیے کرنی ہونگی:-

1> یاد رکھیے کہ قیامت کے دن اللہ کے حق کے بارے میں سب سے پہلا سوال نمازوں کا ہوگا۔

ترمذی: - روزِ قیامت بندے کے اعمال میں سب سے پہلے اسکی نماز کا حساب ہوگا۔ اگر وہ صحیح ہوئی تو وہ کامیاب ہے اور اس نے نجات حاصل کرلی۔ اور اگر یہ فاسد ہوئی تو وہ ناکام اور خسارے میں ہوگا..."

الماعون 5-4: ← تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز (کی ادائیگی) میں غفلت برتتے ہیں۔

2> نماز میں جو بھی کچھ پڑھ رہے ہوں اسکا ترجمہ سمجھے اور یاد کرے۔ معنی سمجھے گے تو زیادہ خشوع ہوگا۔

3> ہر رکعت میں الگ الگ سورتیں پڑھے۔ اور سجدے رکوع کی اور بھی دعائیں یاد کرکے پڑھے۔

4> غیر ضروری حرکتیں نہ کرے۔

5> نفل نمازیں جیسے اشراق یا ضحی وغیرہ کی بھی نمازیں پڑھے۔

6> ایسے کپڑے نہ پہنے جسے بار بار صحیح کرنے کی ضرورت پڑے یا ان کپڑوں کے نقش ونگار کی وجہ سے نماز سے غافل ہوجائے۔ **بخاری:** - نبیؐ نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ اس کے نقش ونگار نے مجھے غافل کردیا۔ اسے لے جاکر ابوجہم کو واپس کردو اور ان سے (بجائے اسکے) سادی چادر مانگ لاؤ۔